5/380

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں ۔

س۱: نابالغ بچہ جو نیک اعمال کرتا ہے اس کا ثواب اس بچے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے یا اس کے والدین کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے؟ نیز بالغ اولاد جو نیک اعمال کرتی ہے اس کے اجر و ثواب میں اس کے والدین بھی شریک ہیں یا نہیں؟ (اشکال ہے کہ اگر نابالغ کو اس کے اعمال کا ثواب ملتا تو حکم شرعی (مستحب) کا غیر مکلف کی طرف متوجہ ہونا لازم آتا ہے)۔

س۲: کمرے میں قرآنی آیات کا لٹکانا (جبکہ اس میں بیوی کے ساتھ بھی خلوت ہوتی ہے) بے ادبی یا ناجائز ہے؟ اگر درست نہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ عموماً قرآنی آیات ایسی جگہوں پر ہوتی ہیں کہ ان پر کپڑا وغیرہ ڈالنا مشکل ہوتا ہے؟

س۳ ـ نومولود کے کان میں جو اذان دی جاتی ہے تو اگر بچہ فجر کے وقت پیدا ہوا ہو تو الصلوۃ خیر من النوم کہنا بھی مستحب ہوگا یا نہیں؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 93/1793

محمد اشرف

R-721 Sec 8 Mehr Korangi
0311 2778193

٣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔نابالغ بچہ کے اعمال کا ثواب اس کو اور اس کے والدین کو الگ الگ جہتوں سے ملیگا، یعنی بچے کو عمل کی وجہ سے اور والدین کو تعلیم وتربیت کے لحاظ سے ثواب ملیگا،

سوال میں جو اشکال مذکور ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں، ایک انسان کا مکلف ہونا ہے یعنی اس کے ذمہ احکام شریعت کا واجب اور لازم ہونا ہے، تو اس کیلئے انسان کے اندر اہلیت کاملہ پایا جانا ضروری ہے، جو کہ دو چیزوں، عقل اور بلوغ سے ملکر بنتی ہے۔ دوسری چیز کسی کے اعمال کا درست ہونا اور ان پر ثواب کا ملنا ہے تو اس کیلئے اہلیتِ قاصرہ یعنی صرف عاقل ہونا کافی ہوتا ہے۔

کوئی سمجھدار بچہ اگر نیک اعمال کرتا ہے، تو اس کے ان اعمال پر ثواب کا ترتّب اس میں اہلیتِ قاصرہ (عقل) پائے جانے کی بناء پر ہوتا ہے، لیکن اس سے اس بچہ کا مکلف ہونا لازم نہیں آتا، اس لئے کہ تکلیف کا مدار صرف عقل پر نہیں، بلکہ عقل کے ساتھ ساتھ بلوغ پر بھی ہے، جو کہ بچہ میں مفقود ہے۔

الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: ۳۰۷)

وتصح عباداته وإن لم تجب عليه واختلفوا في ثوابها ، والمعتمد أنه له وللمعلم ثواب التعليم ، وكذا جميع حسناته ولا تصح إمامته ، واختلفوا في صحتها في التراويح والمعتمد عدمها .

الدر المختار (۲/ ۲۱۵)

وقد قالوا: حسنات الصبي له لا لأبويه بل لهما ثواب التعليم

أصول السرخسي (۲/ ۳۴۰)

فصل: في بيان أهلية الاداء قال ﷺ: هذه الاهلية نوعان: قاصرة وكاملة فالقاصرة باعتبار قوة البدن، وذلك ما يكون للصبي المميز قبل أن يبلغ، أو المعتوه بعد البلوغ فإنه بمنزلة الصبي من حيث إن له أصل العقل وقوة العمل بالبدن وليس له صفة الكمال في ذلك حقيقة ولا حكما.

والكاملة تبتنى على قدرتين: قدرة فهم الخطاب وذلك يكون بالعقل، وقدرة العمل به وذلك بالبدن

ثم يبتنى على الاهلية القاصرة صحة الاداء، وعلى الكاملة وجوب الاداء وتوجه الخطاب به....وعلى هذا قلنا: ما يكون من حقوق الله تعالى فهو صحيح الاداء عند وجود الاهلية القاصرة.

(۲)۔۔۔ بہتر تو یہ ہے کہ رہائشی کمرے میں آیات قرآنی کو دیواروں کے ساتھ نہ لٹکایا جائے، بلکہ بیٹھک وغیرہ میں لٹکایا جائے، تاہم اگر رہائشی کمرے میں آیات قرآنی دیواروں میں آویزاں ہوں تو بیوی کے ساتھ خلوت

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

کے وقت کپڑے وغیرہ سے ان کو ڈھانک دیا جائے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو آیات قرآنی کو دوسری جگہ منتقل کر لینا بہتر ہے۔

.الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ١٧٨)

. يجوز قربان المرأة في بيت فيه مصحف مستور. بساط أو غيره كتب عليه الملك لله يكره بسطه واستعماله لا تعليقه للزينة. وينبغي أن لا يكره كلام الناس مطلقاقلت: وظاهر انتفاء الكراهة بمجرد تعظيمه وحفظه علق أو لا زين به أو لا (قوله: مستور) ظاهره عدم جوازه إذا لم يشترط. أقول: وعبارة الخانية: ولا بأس بالخلوة والمجامعة في بيت فيه مصحف؛ لأن بيوت المسلمين لا تخلو من ذلك

(۳) بچہ اگر فجر کے وقت پیدا ہوا ہو تب بھی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ نہیں کہے جائینگے، بلکہ اس کے بغیر سیدھے کان میں اذان اور الٹے کان میں اقامت کہی جائیگی۔

اعلاء السنن (ج ١٧ص ١٢٣)

وقال جماعة من اصحابنا:يستحب ان يؤذن فى اذنه اليمنى ويقيم الصلاة فى اذنه اليسرى وقد روينا فى كتاب ابن السنى عن الحسين بن على رضى الله عنهما مرفوعاً:من ولد له مولود فاذن فى اذنه اليمنى واقام فى اذنه اليسرى لم تضره ام الصبيان :قال المصنفؒ تحته :وماذكره بعض الفقهاء من تحويل الوجه فى هذا الاذان يمينا وشمالا لم اجد له اصلا،ولايصح قياسه على التحويل فى الاذن للصلاة لانه للاعلام ،ولا حاجةالى مثل هذا الاعلام ههنا،كما لايخفى الخ................ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/جمادی الثانی/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/جمادی الثانی/۱۴۳۷ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۹۳/۱۷۹۳
۲۸/۶/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۶/۶/۱۴۳۷ھ

نائب مفتی

Scanned by CamScanner